Vol.4 No.4 2021

ISSN Online: 2709-7625

ISSN Print: 2709-7617

خیبر پختونخوا کے ادب کے فروغ میں مجلہ خیابان کا کردار

THE ROLE OF KHAYABAN MAGAZINE IN THE PROMOTION OF LITERATURE IN KHYBER PAKHTUNKHWA

Shahid Khan

PhD scholar (Urdu) Qurtuba University of science and technology Peshawar

Dr.Naheed Rehman

Department of Urdu Qurtuba University of science and technology Peshawar

ABSTRCT

The role of literary magazines is undeniable in the propagation and development of Urdu literature. Khayaban magazine in this regard is playing a pivotal role in the evolution of Urdu literature.This magazine is unique in its eloquent and simple language. In fact, it represents the sentiments and thoughts of general masses as it consists of thought provoking activities and opinion essays of seasoned writers. It not only addresses and analyses social vices but also sets forth their possible solution. "Khayaban", most importantly, is playing conducive role in the field of research for Urdu literature aspirants.In a nutshell, 'Khayaban' magazine represents the new generation in true essence.

رسالہ کی تعریف:

رسالہ اسم مذکر بمعنی چھوٹی سی کتاب، سوسواروں کا دستہ، مجموعہ مضامین یا مختلف اہل قلم کے مضامین کا مجموعہ جو مقررہ وقت پر شائع ہوتا ہے۔ اس کی تعریف ہم ان الفاظ میں بھی کرسکتے ہیں کہ رسالہ مقررہ مدت کے بعد شائع ہونے والے تحریری مواد کو کہتے ہیں۔ ادبی رسائل میں مختلف نوعیت کے مقالات ہوتے ہیں جن میں ناول، داستان، افسانہ، ڈرامہ، خود نوشت، خطوط اور شاعری پر مبنی مضامین شائع ہوتے ہیں۔ رسالے کے متعلق ابوالاعجاز حفیظ صدیقی یوں رقم طراز ہیں:

> "رسالہ کا لفظ آج کل ان علمی، ادبی، دینی اور فنی پرچوں کے لیے استعمال ہوتا ہے جو معینہ وقفوں سے یعنی ہفت روزہ کی شکل میں ہر ہفتے، ماہناموں کی صورت میں ہر ماہ اور سہ ماہی کی صورت میں ہر تین ماہ بعد شائع ہوتے ہیں"۔ [1]

اہمیت:

رسالہ کی اہمیت اور افادیت سے کسی کو بھی انکار نہیں کیونکہ اُردو رسائل نے اُردو زبان اور ادب کے ارتقا میں بڑا اہم کردار ادا کیا ہے۔ آج کل تو سینکڑوں کی تعداد میں مختلف ممالک سے اُردو رسالے شائع ہو رہے ہیں اور اُردو کے فروغ میں اہم خدمات انجام دے رہے ہیں جو کہ اُردو کے لیے نیک شگون ہے۔ کسی قوم کا اہم اثاثہ اور ترجمان رسالے ہی ہوتے ہیں یہ عوام کے جذبات و احساسات اور خیالات کی ترجمانی اور نمائندگی کرتے ہیں۔ اسی طرح اُردو ادب و زبان کی آبیاری میں بھی کلیدی کردار ادا کر رہے ہیں۔ رسائل ہر دور میں شائع ہوتے رہے ہیں ان رسائل نے نہ صرف قارئین کے ادبی ذوق کی تسکین کی بلکہ تحقیق کے طلبہ کے لیے راہ بھی ہموار کی ہے۔ اُردو ادب کی یہ خوش قسمتی ہے کہ ترویج و اشاعت میں رسائل اپنی ذمہ داری کو بڑی چابک دستی سے نبھا رہے ہیں خصوصاً تنقید کے میدان میں رسائل کی خدمات واضح ہیں۔

اُردو ادبی رسالے ذرائع ابلاغ میں ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتے ہیں۔ آج کل ٹی وی، ریڈیو اور انٹرنیٹ کا دور ہے لیکن ان اشیاء پر کوئی مقالہ یا مضمون دیکھنے اور سننے کے بعد اُسے یاد رکھنے یا اس کے حوالے سے کچھ لکھنے کا موقع کم ملتا ہے جب کہ رسائل کی ایک بڑی خوبی یہ بھی ہوتی ہے کہ ان میں شائع ہونے والے مقالات محفوظ رکھے جاسکتے ہیں اور جب بھی ضرورت پڑتی ہے ان مقالات تک رسائی ممکن ہو جاتی ہے۔ ادبی رسائل میں قاری کو بیک وقت نظم و نثر پر مبنی تحقیقی مقالات ایک ہی جگہ مل جاتے ہیں۔ اسی طرح اپنے پسندیدہ شاعر اور نثر نگار کو پڑھنے کا موقع بھی مل جاتا ہے اس حوالے سے نعیم الرحمن اپنے ایک مضمون میں رسائل کی اہمیت پر روشنی ڈالتے ہوئے لکھتے ہیں:

> "اُردو ادب کے فروغ اور ترقی میں ادبی جرائد کا کردار ناقابل فراموش ہے۔ نثر و شعر کی کتابوں سے

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.4 No.4 2021

زیادہ ادبی رسائل نے اُردو زبان کی مقبولیت میں اہم کردار ادا کیا، کیونکہ ان جرائد میں قاری کو نثر و نظم کی ہر صنف ادب یکجا مل جاتی ہے، جس میں ناول، افسانہ، تنقید، طنز و مزاح، غزل، نظم، مرثیہ ، رباعی اور جدید اصناف کو پڑھنے کا موقع مل جاتا ہے"۔ [۲]

ادبی رسائل جہاں ایک طرف اُردو زبان و ادب کے فروغ میں نمایاں کردار ادا کر رہے ہیں وہاں نئے لکھنے والوں کی حوصلہ افزائی کا سبب بھی بن رہے ہیں۔ یہ شعر و ادب کے نباض ہیں۔ ان میں موجود ادبی مضامین سے ہم آسانی کے ساتھ یہ معلوم کر سکتے ہیں کہ اس وقت ادب کون سی کروٹ لے رہا ہے اور عموماً یا خصوصاً کون سے ادبی رویے ظاہر ہو رہے ہیں۔ تخلیق کار کے اظہار خیال کے لیے ادبی رسائل کا زینہ معاشرے تک راست طریقے سے اپنی بات پہنچانے کا مؤثر ذریعہ ہوتا ہے۔
زبان اور ادب کی نئی فکر، نیا مواد، جدت وندرت، نیا رجحان اُردو ادبی رسائل کا ہی مرہون منت ہے۔ رسائل ہمہ وقت اسی کوشش میں ہوتے ہیں کہ قارئین کے لیے کیا ایسی چیز پیش کریں جن سے ان کی دلچسپی اور پڑھنے کا شوق زیادہ ہو جائے۔ رسالوں کی یہی کوشش ان کی اہمیت اور افادیت کتابوں سے بھی بڑھا دیتی ہے اور اس کی بڑی وجہ یہی ہو سکتی ہے کہ کتابوں میں خاص موضوع پر لکھاری کے مضامین قلم بند ہوتے ہیں جب کہ رسائل میں مختلف مضامین اور مختلف ادیبوں کے خیالات پڑھنے کو ملتے ہیں یعنی رسالوں میں موضوعات کا تنوع ملتا ہے۔ اس حوالے سے غلام نبی کمار لکھتے ہیں:

> "تحقیق میں مواد کی فراہمی کا ایک بڑا اور اہم ذریعہ کتابیں اور رسائل ہیں جو کتابیں شائع ہوتی ہیں تو وہ مارکیٹ میں دستیاب ہوتی ہے یا کہیں سے منگوائی بھی جا سکتی ہے لیکن رسائل کے ساتھ معاملہ اس کے برعکس ہے جہاں کتابوں کا تعلق ہے تو وہ کسی مخصوص موضوع، صنف ادب اور مخصوص نقطہ نظر سے متعلق ہوتی ہیں جب کہ رسائل میں مختلف اور متنوع موضوعات پر مضامین اور مختلف اصناف سخن شامل ہوتے ہیں۔۔۔۔۔۔۔رسائل میں موضوعات کا بھی تنوع ہوتا ہے اور تقریباً تمام اہم موضوعات پر مضامین مل جاتے ہیں جو کسی ایک کتاب میں نہیں ملتے"۔
> [۳]

مجلہ خیابان کا تعارف و اجرا:

اُردو ادب کی ترویج و اشاعت میں ادبی رسائل کی اہمیت اور خدمات کی طرح پشاور یونی ورسٹی کے شعبہ اُردو سے شائع ہونے والا رسالہ خیابان کی ادبی خدمات بھی مسلمہ ہیں۔ یہ رسالہ پشاور یونی ورسٹی شعبہ اُردو سے شائع ہوتا ہے۔ یونی ورسٹی کے شعبہ اُردو نے رسالے کا اجرا کر کے اُردو زبان و ادب پر بہت بڑا احسان کیا ہے۔ اب یہ رسالہ ادب کی آبیاری میں کلیدی کردار ادا کر رہا ہے جب شعبہ اُردو کا قیام ۱۹۵۶ء میں لایا گیا تو ڈاکٹر مظہر علی خان شعبہ اُردو کے پہلے صدر مقرر ہوئے۔ انہوں نے شعبہ کو مضبوط بنیادوں پر استوار کرنے میں اہم کردار ادا کیا۔ انہوں نے پروفیسر طاہر فاروقی کے ساتھ مل کر شعبہ اُردو سے اُردو اور فارسی کا رسالہ نکالنا چاہا اور ساتھ یہ کہ رسالہ کس نام سے موسوم ہو اس کے لیے بھی بھرپور تحقیق شروع کی گئی۔ دونوں کی کوشش تھی کہ نام ایسا ہونا چاہیے جو شعبہ اُردو اور فارسی کے لیے قابل قبول ہو۔ پایان کار خیابان نام تجویز ہوا۔ اس ضمن میں گوہر رحمان نوید اس پرچے کے اجرا اور نام کے متعلق یوں رقم طراز ہیں

> "خیابان کا پہلا شمارہ مئی ۱۹۵۸ء میں چھپا۔ اس کا نام ڈاکٹر مظہر علی خان کا تجویز کردہ ہے"۔ [۴]

رسالے کے اولین شمارہ اور تجویز کردہ نام میں کوئی ابہام نہیں لیکن اب ذہن میں یہ سوال اُبھرتا ہے کہ ڈاکٹر مظہر علی خان صاحب نے خیابان کا نام کیوں تجویز کیا؟ اس سوال کا جواب ڈھونڈنے کے لیے اولاً خیابان کے معنی پر غور کرنا چاہیے اس کے معنی کے متعلق مولوی فیروزالدین لکھتے ہیں:

> "خیابان (خ۔یا۔ن) [ف۔ا۔مذ] پھلواڑی، کیاری ۲۔ باغ کے درمیان سے گزرتا ہوا راستہ"۔ [۵]

Vol.4 No.4 2021

ISSN Online: 2709-7625

ISSN Print: 2709-7617

یعنی سادہ الفاظ میں وہ چوڑی روش یا چوڑا راستہ جس کے دونوں جانب پیڑ یا پودے لگے ہوں۔ راقم کی نظر میں اس نام کی وجہ اولاً تو یہ ہے کہ اُردو اور فارسی دونوں میں مستعمل ہے۔ ثانیاً اس رسالے میں دونوں زبانوں کے مقالات شامل کئے جائیں گے تاکہ دونوں زبانوں کی نمائندگی ہو سکیں لیکن اس کا پہلا پرچہ شائع ہوا تو اس میں فارسی کا کوئی مقالہ شامل نہ تھا البتہ فارسی ادب کے بارے میں دو مضامین اُردو زبان میں تھے۔

خیابان کا پہلا باقاعدہ پرچہ ۱۹۵۸ء کو منصۂ شہود پر آیا۔ اس رسالے کے پہلے نگراں پروفیسر طاہر فاروقی اور مدیر خاطر غزنوی مقرر ہوئے۔ یہ رسالہ ۶۶ صفحات پر مشتمل تھا۔ اس پرچے میں تنقید، ڈراما، منظومات اور مزاح پر مبنی مقالات شامل ہیں۔ اس پرچے کے بارے میں پروفیسر درشہوار لکھتی ہیں:

"ہمارا پرچہ توقع سے زیادہ سراہا گیا۔ ریڈیو میں اس پر بہت اچھا تبصرہ ہوا۔ رسالہ محدود طبع ہوا تھا اس لیے بہت سے لوگ مانگتے رہ گئے۔ اُردو کے مشہور ادیبوں اور نقادوں نے حوصلہ افزاء تعریفی خطوط لکھے۔ مشہور محقق اور اہل قلم مولانا عرشی، معروف عالم اور مستند نقاد مولانا حامد حسین قادری، مسلم یونی ورسٹی علی گڑھ کے ڈاکٹر مسعود حسین خان اور مشہور ادیب اور ڈراما نگار مرزا ادیب نے بہت ہمت افزا توصیف کی"۔ ۶

مجلہ خیاباب کا پہلا پرچہ شہرت پانے کے باوجود اس کا دوسرا پرچہ سلسلہ وار شائع نہ ہو سکا حالانکہ مذکورہ رسالہ شروع میں سالنامہ تھا۔ بہر حال دوسرا اور تیسرا پرچہ مئی ۱۹۶۰ء کو شائع ہوا۔ اس پرچے میں کل پندرہ مضامین شامل ہیں جس میں زیادہ تر مقالات شاعری پر مبنی ہیں جب کہ اکرام عزیز کا افسانہ 'تصور کائنات میں' بھی اس رسالے کی زینت بنا ہے۔ اسی طرح محمد طاہر فاروقی، احمد فراز، محسن احسان، خاطر غزنوی وغیرہ جیسے مشہور شعراء کی غزلیں بھی رسالے میں شائع ہوتی رہی ہیں۔ اس شمارے کی بڑی خوبی یہ نظر آتی ہے کہ اس میں ادبی مضامین کے ساتھ ساتھ ثقافت اور تہذیب پر مبنی مضامین بھی پڑھنے کو ملتے ہیں جس کی اہمیت مسلمہ ہے۔ یہاں اس بات کا ذکر بھی راقم ضروری سمجھتا ہے کہ اس پرچے کے بعد ۱۹۶۲ء میں فارسی اور اُردو کے شعبے کو علیحدہ علیحدہ کر دیا گیا اور یوں مجلہ خیابان کے حقوق اُردو شعبہ کو مل گئے اور دیکھا جائے تو شائع شدہ پرچوں میں کوئی بھی مقالہ فارسی میں شائع نہ ہو سکا۔

مجلہ خیابان کے خصوصی نمبروں کی تفصیل:

ہر رسالے کی کامیابی اور اس کی اہمیت اور مواد کا اندازہ رسالے کے خصوصی نمبروں سے لگایا جاتا ہے۔ مجلہ خیابان نے بھی اپنی اہمیت کو اُجاگر کرنے کے لیے چوتھے شمارے سے پہلے خصوصی شمارے کا آغاز کیا۔ مجلہ خیابان نے اب تک کل ۱۱ خصوصی نمبر شائع کئے ہیں جن کی تفصیل مندرجہ ذیل ہیں۔

مجلہ خیابان کا پہلا خصوصی نمبر بعنوان 'اقبال نمبر' ۱۹۶۲ء کو منظر عام پر آیا۔ اس نمبر کو فکر و نظر، شعر و فن، تنقید و تجزیہ، انعامی مضامین اور منظومات جیسے عنوانات پر تقسیم کیا گیا ہے۔ مذکورہ نمبر میں علامہ محمد اقبال کے فکر و فن پر بہترین مقالے شامل ہیں جن میں اقبال کی نظریات پر سیر حاصل بحث کی گئی ہے جب کہ انعامی مضامین سے مراد وہ مضامین ہیں جو یوم اقبال کے موقع پر مضمون نویسی کے ایک مقابلے میں منتخب کیے گئے تھے۔ پہلے، دوسرے اور تیسرے پر آنے والے مضامین کو رسالے میں شامل کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ مذکورہ نمبر کی یہ بھی خوبی رہی ہے کہ اس میں علامہ اقبال کی چار مشہور و طویل نظمیں بالخصوص خضر راہ، ساقی نامہ، ابلیس کی مجلس شوریٰ اور مسجد قرطبہ پر لکھے گئے تنقیدی مضامین بھی رسالے کی زینت بنے ہیں۔

مجلہ خیابان کا دوسرا اور سب سے ضخیم خصوصی پرچہ بعنوان **'اُردو زبان و ادب کا پاکستانی دور'** ۱۹۶۴ء کو منصۂ شہود پر آیا۔ یہ پرچہ ۷۶۴ صفحات پر مشتمل ہے۔ اس رسالے میں برصغیر پاک و ہند کے نامور قلم کاروں کے ساتھ ساتھ شعبہ اُردو کے طلباء نے بھی بھر پور حصہ لیا۔ مذکورہ پرچے میں ۵۶ مضامین شامل ہیں جب کہ یہ پرچہ چار حصوں پر تقسیم کیا گیا ہے۔ پہلے حصے میں 'زبان اور مسائل' پر مبنی ۸ مقالات شامل ہیں۔ دوسرا حصہ 'اُردو پاکستان میں' کے عنوان پر مشتمل ہے جس میں ۹ مضامین شامل ہیں۔ اس حصہ میں اُردو کا پاکستانی علاقائی زبانوں سے لسانی روابط اور ایک دوسرے پر اثرات کے جائزے کے ساتھ ساتھ اُردو کی ترقی میں ان علاقائی زبانوں کی خدمات پر بھی تفصیلاً روشنی ڈالی گئی ہے۔ تیسرا حصہ 'پاکستانی ادب' کے عنوان پر مبنی ہے جس میں ۲۲ مضامین قلم بند ہیں۔ اس حصے میں غزل، نظم، افسانہ، ناول، ڈراما،

Vol.4 No.4 2021

ISSN Online: 2709-7625

ISSN Print: 2709-7617

لسانیات، صحافت، اقبالیات اور تراجم کے ادبی سفر کے جائزے پر مبنی مقالات پیش کئے گئے ہیں جب کہ چوتھا اور آخری حصہ 'علمی و ادبی ادارے' کے عنوان پر مبنی ہے جس میں کل ۱۷ مضامین شامل ہیں۔ اس حصے میں جن اداروں نے اُردو زبان و ادب کی ترویج میں حصہ لیا تھا اُن کی خدمات کو جائزہ پیش کیا گیا ہے ان ادبی اداروں میں جامعات، علمی اور ادبی انجمنیں، کتب خانے اور اشاعتی ادارے شامل ہیں۔

اگلا خصوصی نمبر بعنوان 'غالب نمبر' فروری ۱۹۶۹ء کو شائع ہوا۔ اس نمبر کے متعلق معلوم ہوا ہے کہ زیادہ تعداد میں اس کی اشاعت نہ ہو سکی تھی راقم کی نظر میں شاید اس کی بڑی وجہ مالی وسائل کی کمی تھی لیکن اس کے باوجود اس نمبر کو عوام اور ادباء کی فرمائش پر ۱۵ مارچ ۱۹۶۹ء کو کتابی شکل میں شائع کیا گیا جس سے اندازہ ہوتا ہے کہ اس نمبر کو اس وقت خاص پزیرائی ملی تھی۔ مذکورہ رسالے میں کل ۲۰ مضامین شامل ہیں جب کہ غالب کی زمین میں جن حضرات نے غزلیں لکھی ہیں ان غزلوں کو بھی رسالے میں شامل کیا گیا ہے۔ بنظر غائز مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ پرچہ غالب کی شخصیت اور شاعری کے حوالے سے بڑا اہم ہے کیونکہ اس نمبر میں غالب کی زندگی کے اہم پہلوؤں کو بڑی صراحت کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔ اسی طرح فارسی شاعری پر بھی ناقدانہ نظر ڈالی گئی ہے۔

مجلہ خیابان نے خصوصی نمبروں میں خاص تسلسل رکھا ہے بلکہ اگر یہ کہا جائے کہ شاید ہی کوئی ایسا رسالہ ہو جس نے تسلسل کے ساتھ خصوصی نمبروں کو شائع کیا ہو تو زیادہ مبالغہ نہ ہو گا۔ بہر طور خیابان کا اگلا خصوصی نمبر بعنوان 'شرر نمبر' جون ۱۹۷۲ء کو منظر عام پر آیا۔ یہ پرچہ تین سال کے بعد شائع ہوا تھا۔ مذکورہ پرچہ ۱۹ مقالات پر مبنی ہے جس سے شرر کے فن کے مختلف پہلو نمایاں ہوئے ہیں بالخصوص ان کی شاعری، انشاء پردازی، صحافت، ڈراما اور ناول نگاری جیسے گوشوں کو واضح کیا گیا ہے۔

مجلہ خیابان کا پانچواں خصوصی نمبر بعنوان 'انیس نمبر' دسمبر ۱۹۷۴ء شائع ہوا۔ محولہ پرچہ بے مثل مرثیہ گو شاعر میر انیس کی شخصیت اور فن کے متعلق ہیں۔ انیس نمبر ۱۷ مضامین پر مشتمل ہے۔ مذکورہ پرچے میں انیس کی زبان کی خوبیوں کو بھی اُجاگر کیا گیا ہے جب کہ انیس کی زندگی، شخصیت اور خاندان کے حالات پر مبنی مقالات سے انیس کے متعلق بہت مفید معلومات فراہم کی گئی ہیں۔

مجلہ خیابان نے اگلا خصوصی پرچہ بعنوان 'خیابان دانائے راز نمبر' اکتوبر ۱۹۷۷ء کو شائع کیا جو ۳۶۸ صفحات پر مشتمل ہے۔ مذکورہ پرچہ خصوصی نمبر کے حوالے سے چھٹا شمارہ ہے۔ اس سے پہلے بھی خیابان ایک خصوصی نمبر علامہ اقبال کے حوالے سے جاری کر چکا ہے۔ اس نمبر کی خاص بات یہ ہے کہ اس کے لیے جو مقالات لکھوائے گئے ان مقالات سے علامہ اقبال کے فن کا تجزیہ کیا گیا ہے جب کہ مختلف شخصیات سے ان کا موازنہ بھی کیا گیا ہے بالخصوص پروفیسر محمد حیات سیال کا مقالہ 'اقبال اور گوئٹے' اور پروفیسر عبدالعلیم صدیقی کا مضمون 'اقبال اور براؤننگ' قابل ذکر ہیں۔

مجلہ خیابان نے خصوصی نمبر کے حوالے سے اپنی اہمیت کم نہیں ہونے دی اور اپنی روایت کو برقرار رکھتے ہوئے خیابان نے اُستاد پروفیسر طاہر فاروقی کی شخصیت اور فن کو اُجاگر کرنے کے لیے اپنا اگلا خصوصی پرچہ بعنوان 'طاہر فاروقی نمبر' ۱۹۸۰ء کو شائع کیا۔ یہ خیابان کا ساتواں خصوصی نمبر ہے۔ مذکورہ نمبر ۲۷ اہم مقالات پر مبنی ہے۔ اس پرچہ میں پروفیسر طاہر فاروقی صاحب کی خود نوشت کے علاوہ ان کے طلباء اور احباب کے تاثرات بھی قلم بند ہیں۔ ان تاثرات سے ان کی شخصیت بلحاظ اُستاد بہت سراہا گیا ہے۔ اس کے علاوہ ان کی علمی و ادبی خدمات کو بھی قدر کی نگاہ سے دیکھا گیا ہے بالخصوص اقبال شناسی، شاعری، سوانح نگاری، مکتوب نگاری پر تفصیلاً روشنی ڈالی گئی ہیں۔

خیابان کا اگلا خصوصی نمبر 'اسلام اور اردو' ہے۔ یہ پرچہ ۱۹۸۲ء میں منظر پر آیا۔ اس نمبر کی خاص خوبی یہی نظر آتی ہے کہ ان میں مذہب کے حوالے سے اُردو میں جو کام ہوا ہے اس پر طائرانہ نظر مختلف مضامین کی صورت میں ڈالی گئی ہے جس سے اُردو زبان اور مذہب اسلام کے روابط کو واضح کیا گیا ہے۔

مجلہ خیابان کبھی بھی سالنامہ کے طور پر شائع نہ ہو سکا۔ مذکورہ رسالہ کبھی دو سال کے بعد اور کبھی تین اور پانچ سال کے بعد شائع ہوتا رہا ہے لیکن اگر بنظر غائز مطالعہ کیا جائے تو یہ بات واضح ہے کہ اس رسالے نے اپنے سفر کو جاری و ساری رکھا کیونکہ اس بات کا اندازہ نویں خصوصی نمبر بعنوان 'اصناف نثر نمبر' سے بخوبی لگایا جا سکتا ہے جو ۱۳ سال کے بعد ۱۹۹۵ء کو منصۂ شہود پر آیا۔ اس پرچے میں ان مقالات کو بھی شامل کیا گیا ہے جو ۱۹۹۳ء میں شعبہ اُردو کی جانب سے منعقدہ سہ روزہ کانفرس بمقام بارّہ گلی میں پیش کیے گئے تھے۔ اس نمبر میں نثر کی جملہ اصناف کو احاطہ تحریر میں لایا گیا ہے۔ اس رسالے میں افسانوی ادب اور غیر افسانوی ادب پر بڑے مدلل مقالات ہیں۔

اس نمبر کے بارے میں مرزا ادیب لکھتے ہیں:

Vol.4 No.4 2021
ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617

"یہ شمارہ دیکھ کر یہ اندازہ لگانا مشکل ہے کہ اس کے بنانے سنوارنے میں صرف ایک جامعہ کے شعبہ اُردو کی کوشش صرف ہوئی ہیں کیونکہ ایک یونی ورسٹی کے متعلقہ شعبے کی مساعی بہر حال محدود ہوتی ہیں مگر اس پرچے کی بلند پائیگی قاری کو یہ خوش گوار احساس دلاتی ہے کہ یہ کسی یونی ورسٹی کا نہیں ملک کا کوئی بہت اونچے معیار کا ادبی مجلہ ہے۔" ۷

مجلہ خیابان کے اصناف نثر کی بے پناہ حوصلہ افزائی کی گئی جس کے باعث مذکورہ رسالے نے اگلا خصوصی نمبر 'اصناف سخن نمبر' کے عنوان سے ۲۰۰۱ء میں جاری کیا۔ اس نمبر میں بھی انہیں مقالات کو شامل کیا گیا جو شعبہ اُردو کے دوسرے کانفرنس میں اصناف سخن کے موضوع کے حوالے سے پیش کیے گئے تھے۔ شعبہ اُردو کا یہ کانفرس بھی باڑہ گلی میں ۱۹۹۴ء میں منعقد ہوا تھا۔ مذکورہ نمبر میں شاعری کی جملہ اصناف پر روشنی ڈالی گئی ہے جب کہ ہر صنف کی تکنیک، تجربات، فن اور موضوعاتی ارتقا پر بھی بہترین مضامین کو شامل کیا گیا ہے۔ محولہ نمبر میں نثر نظم، آزاد نظم، سانیٹ اور ہائیکو کے لحاظ سے بہت اہم مسائل کا تجزیہ بھی ملتا ہے۔

مذکورہ رسالے کے خصوصی نمبروں کے حوالے سے اس کا آخری اور گیارہواں خصوصی نمبر 'نوادر اقبال نمبر' کے نام سے ۲۰۰۳ء میں جاری ہوا۔ اقبالیات کے اعتبار سے یہ رسالہ کا تیسرا نمبر ہے۔ راقم کی تحقیق کے مطابق یہ پرچہ گزشتہ اقبالیات کے پرچوں سے مختلف ہے کیونکہ گزشتہ نمبروں میں زیادہ تر تنقیدی مضامین کو شامل کیے گئے تھے جب کہ اس نمبر میں نایاب نثری تحریروں کے علاوہ علامہ اقبال کے کچھ انٹرویو کو بھی شامل کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ اقبال کے چار سفروں کے متعلق بھی نادر مقالے شامل ہیں جو شاید ہی اس سے پہلے کبھی زیر بحث آئے ہوں۔ یہ سفر انہوں نے پشاور، بہار، جالندھر اور مراد آباد کے لیے کیے تھے۔

مختصراً یہ کہ مذکورہ رسالے نے اب تک ۱۱ خصوصی نمبر شائع کیے ہیں جن سے رسالے کی اہمیت اور مقام کا اندازہ ہوتا ہے۔ راقم سمجھتا ہے کہ کسی بھی رسالے کا خصوصی نمبر شائع کرنا نہایت مشکل کام ہے کیونکہ اس قسم کے نمبر کو جاری کرنے کے لیے بڑا دل گردہ چاہیے۔ خصوصی نمبر میں منتخب مقالات کو شامل کیا جاتا ہے جن کی جانچ پڑتال کرنی پڑتی ہے تاکہ مقالات سے کسی شخصیت کا فن اور مقام واضح ہو سکے۔ تحقیق سے معلوم ہوا ہے کہ خیابان نے خصوصی نمبروں کا سلسلہ تقریباً سترہ سال سے ختم کیا ہے اس کی وجہ HEC کی طرف سے نئے قوانین کا نفاذ ہے۔

ششماہی مجلے کی اجرا:

ڈاکٹر صابر کلوری صاحب کی کوششوں سے یہ رسالہ HEC سے ۲۰۰۶ء میں منظور کروایا گیا اور رسالے کے لیے باقاعدہ گرانٹ بھی منظور کروائی گئی جس کے نتیجے میں HEC کے قوانین کو مدِ نظر رکھتے ہوئے شمارہ نمبر ۱۴ بہار ۲۰۰۶ء منظر عام پر آیا اور اس وقت سے اب تک تسلسل کے ساتھ شائع ہو رہا ہے اور HEC کے متعین کردہ فہرست میں اپنی شناخت بنانے میں کامیاب ہو گیا ہے اور اسے Z سے Y کٹیگری میں شامل کر دیا گیا ہے۔ اس بارے میں بادشاہ منیر کہتے ہیں:

"اب کے خیابان نئے انداز سے چھپ رہا ہے۔ اب سے یہ ایک مکمل تحقیقی مجلہ ہو گا۔ خیابان ہائر ایجوکیشن کمیشن کے منظور شدہ رسالوں کی فہرست میں شامل ہے۔ تحقیقی مجلہ کی ضرورت کے پیش نظر خیابان کے لیے ISSN نمبر حاصل کیا گیا۔۔۔ ہماری کوشش ہے کہ خیابان کی اشاعت ہم آن لائن بھی کر سکیں اس سلسلے میں ہماری کوششیں جاری ہیں۔ انشاء اللہ بہت جلد خیابان اُردو کا پہلا مجلہ ہو گا جو آپ کو آن لائن دستیاب ہو گا۔ اور بہت جلد خیابان کا سی ڈی روم ورژن بھی آپ کے ہاتھوں میں ہو گا۔" ۸

ادبی خدمات کا مختصراً جائزہ:

مجلہ خیابان کا شمار اُردو کے معروف علمی و تحقیقی رسائل میں ہوتا ہے۔ اس وقیع جریدے کی خدمات گزشتہ چھ دہائیوں پر محیط ہیں۔ آغاز سے لے کر اب تک مسلسل شائع ہو تا رہا ہے۔ صوری و معنوی خصوصیت کی بناء پر ان کی اہمیت اپنی جگہ مسلمہ ہے۔ مذکورہ رسالے میں خالص ادبی مقالات شائع کئے جاتے ہیں۔ اس رسالے نے اُردو

Vol.4 No.4 2021
ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617

زبان ادب کی دنیا میں اپنے معیار اور مواد کے اعتبار سے اپنا منفرد مقام حاصل کر چکا ہے۔ یہ صوری و معنوی لحاظ سے بے حد خوب صورت پرچہ ہے۔ اسے شعبہ اُردو کے تمام اساتذہ کرام کا تعاون حاصل رہا ہے۔ اس نے نہ صرف معنوی تنوع پیدا کیا بلکہ اس نے ہر مکتبہ فکر کے ادیب اور ہر صنف ادب کے شاہکاروں کو اپنے دامن میں سمیٹنے کی بھرپور سعی کی۔ رسالے نے ادب کو ساکن سمندر کی مانند قبول نہیں کیا بلکہ اس سمندر کی طوفانی موجوں کو سطح پر نمودار کرنے میں دلچسپی لی اور پھر تلاطم بھی پیدا کیا۔ اس میں شائع ہونے والے ادبی مقالات قاری کو متاثر کرنے میں کامیاب رہا ہے۔

مجلہ خیابان اُردو ادب اور بالخصوص تحقیق کے میدان میں ادب سے شغف رکھنے والے طبقے کے لیے خاطر خواہ اور مفید کردار ادا کر رہا ہے۔ راقم کی نظر میں اس رسالہ پر ہر دور میں قسمت کی دیوی مہربان رہی ہے کیونکہ ہر زمانے میں اسے بہترین مصنفین کا تعاون حاصل رہا ہے۔ اس حوالے سے محمد شمس الدین صدیقی اور سید مرتضیٰ اختر جعفری غالب نمبر کے پیش لفظ میں یوں رقم طراز ہیں:

> "خیابان اگرچہ شعبہ اُردو پشاور یونیورسٹی کا رسالہ ہے تاہم دوسرے کالجوں کے عام رسالوں سے اس امر میں مختلف ہے کہ اس کے معیار کو بلند رکھنے کے لیے ہم ملک کے نامور اہل قلم اور دانشوروں سے تعاون حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور رسالے کو اُردو زبان و ادب کے طلباء اور طالبات کے لیے زیادہ سے زیادہ مفید اور دقیع بنانے کی سعی کرتے ہیں۔ ہماری خوش قسمتی ہے کہ ملک کے بیشتر ممتاز لکھنے والوں نے ہمیشہ ہمارے ساتھ تعاون کیا ہے"۔ ۹

مذکورہ رسالے کو اس کی ادبی خدمات کے اعتبار سے دو ادوار میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔ راقم کی نظر میں رسالے کا پہلا دور آغاز سے لے کر ۲۰۰۳ء تک ہے جس میں کل چودہ شمارے منظر عام پر آ چکے ہیں۔ ان چودہ شماروں میں ۱۱ شمارے تو خصوصی نمبر پر مبنی ہیں جن کی مکمل تفصیل بیان کی چکی ہیں۔ رسالے کے خصوصی نمبر پر ایک وقیع مقالہ ایم فل اور پی ایچ ڈی کی سطح کا بھی لکھا جا سکتا ہے۔ ان نمبروں کے ذریعے سے خیابان نے اُردو ادب کی ترویج و اشاعت میں اپنا بھرپور کردار ادا کیا ہے جس کو سرحد کی ادب کبھی بھی فراموش نہیں کر پائے گا۔

خیابان کے دوسرے دور کا آغاز ۲۰۰۶ء سے ہوتا ہے۔ دوسرے دور کا آغاز شمارہ نمبر چودہ سے تاحال تک ۲۴ شمارے شائع ہو چکے ہیں۔ اس دور میں خیابان نے ایک خالص علمی و ادبی رسالے کے طور پر اُردو زبان و ادب کی ترویج و ترقی میں حصہ لیا اور سیاسی مداخلت سے قطع نظر اپنی تصنیفی اور تالیفی سرگرمیوں کو جاری رکھا۔ اس دور کی یہ بھی خوبی رہی ہے کہ رسالے کے آخر میں منصۂ شہود پر آنے والے نئے تصانیف پر بڑی تفصیلی، بے لاگ اور متوازی تبصرے پیش کیے جاتے ہیں۔ ان تبصروں کی بدولت تنقید میں معروضی انداز نظر کو فروغ بھی ملتا ہے جب کہ تبصرہ نگاری کی روایت کو بھی فروغ اور استحکام نصیب ہوتا ہے۔ عموماً کتابوں پر تبصرے رسالے کے مدیر ہی کے ہوتے ہیں لیکن دوسرے ارباب قلم سے بھی کبھی کبھار استفادہ کیا جاتا ہے۔

بنظر غائر مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ شعبہ اُردو میں زیر تعلیم طلبہ کی کاوشوں سے پہلا شمارہ پایہ تکمیل تک پہنچا۔ بعد ازاں یہی طلباء استاد کی حیثیت سے اس رسالے کے روح رواں رہے اور ان کے شاگرد بطریق احسن خدمات انجام دیتے ہوئے رسالہ کو جاری رکھے ہوئے ہیں جب کہ انہیں کی محنت سے رسالہ میں اعلیٰ قسم کے ادبی، تحقیقی، تنقیدی اور لسانی مقالات شائع ہوتے ہیں۔ علاوہ ازیں ادباء و شعراء کے بعض غیر مطبوعہ خطوط اور نثری ٹکڑے بھی رسالے کے وساطت سے منظر عام آئے ہیں۔۔

مجلہ خیابان نے سائنسی، علمی اور ثقافتی حوالے سے متعدد مضامین شائع کر کے اُردو زبان و ادب کے دامن کو وسیع کیا۔ اس حوالے سے شمارہ نمبر پہلا، دوسرا، تیسرا اور شمارہ نمبر ۳۹ قابل ذکر پرچے ہیں۔ اسی طرح اردو ادب کی تاریخ پر بھی اہم مضامین دیکھنے کو ملتے ہیں۔ خیابان نے تراجم کی اہمیت کو پیش نظر رکھتے ہوئے اہم مقالات شائع کیے ہیں۔ مطالعہ سے واضح ہوتا ہے کہ خیابان نے علم و ادب کے ہر گوشے پر مختلف موضوعات پر مبنی مقالات شائع کئے ہیں۔ یہ مقالات نہ صرف اُردو زبان وادب کے طلباء کے لیے کافی حد تک نئے ہیں بلکہ توجہ طلب بھی ہیں۔ موضوعات کے منتخب کرنے میں رسالے نے اُردو زبان و ادب کی تہی دامنی اور وقت کے تقاضوں کا حتی الوسع خیال رکھا ہے۔ اُردو زبان و ادب کی ایسی بے مثال خدمت صرف مجلہ خیابان کے حصے میں ہی آئی جس کے دور رس اور ہمہ گیر اثرات سے روگردانی ممکن نہیں۔ مذکورہ رسالے کو اگر تحقیق اور تنقید کے زاویے سے دیکھا جائے تو اس میں شائع ہونے والے مقالات جو ادب کی مختلف اصناف پر لکھے گئے ہیں قارئین کو متاثر کرنے میں کامیاب رہے ہیں۔ علاوہ ازیں اس رسالے نے نئی اصناف ادب کو متعارف کرانے میں بھی خصوصی دلچسپی دکھائی ہے۔ اس رسالے کے ضمن میں ڈاکٹر انور سدید کہتے ہیں:

Vol.4 No.4 2021
ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617

"خیابان کی عطایہ ہے کہ ایک یونی ورسٹی مجلہ ہونے کے باوجود اس نے ادب کی وسیع العباد کا احاطہ کیا اور نہ صرف یونی ورسٹی اساتذہ کی رہنمائی کی بلکہ اتنی اعلیٰ تنقیدی چیزیں 'خیابان' میں پیش کر دیں کہ اسے اُردو کا ایک وقیع اور اہم پرچہ شمار کیا گیا اور اس کے خاص نمبروں کو بعد میں کتابی صورت دی گئی"۔ ۱۰

مجلہ خیابان کا اسلوب:

مذکورہ رسالے میں شائع ہونے والے مقالات کی زبان بڑی رواں دواں اور سلیس ہے جس سے بخوبی اندازہ ہوتا ہے کہ رسالہ اپنے لکھاری سے زبان کے معاملے میں کسی قسم کی کوتاہی یا کمی بیشی کو برداشت نہیں کرتا۔ مذکورہ رسالے میں خاص ادبی زبان میں مقالات لکھے جاتے ہیں۔ بنظر غائر مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ مذکورہ رسالے میں دو قسم کے لکھاری لکھتے ہیں۔ ایک قسم ان لکھاریوں کا ہوتا ہے جنھیں اُردو زبان پر قدرت حاصل ہوتی ہیں اور متعدد کتب کے مصنفین ہوتے ہیں جب کہ دوسری قسم کے لکھاری طلباء ہوتے ہیں۔ اول الذکر قسم کے یہاں الفاظ کی ترتیب، جملوں کی ساخت اور عبارت کا ربط مستحکم ہوتا ہے جب کہ ثانی الذکر کے یہاں ذکر کردہ خوبیاں کم نظر آتی ہیں لیکن اس کے باوجود رسالہ طلباء کی حوصلہ افزائی میں پیش پیش ہے جو اس رسالے کی بڑی خوبیوں میں سے ایک ہے۔ رسالے کی زبان کے حوالے سے یہ بات بھی نظر آئی ہے کہ یہاں انگریزی الفاظ سے اجتناب نظر آتا ہے جو اُردو زبان و ادب کے لیے بہت ضروری ہے۔ موٹے اور ثقیل الفاظ بھی کم نظر آتے ہیں۔

المختصر یہ کہ مجلہ خیابان نئے دور کا ایک اہم رسالہ ہے جس کا اندازہ اس رسالے میں شائع ہونے والے مقالات سے بخوبی لگایا جا سکتا ہے جس کا ذکر راقم آنے والے ابواب میں تفصیل سے کرے گا۔ راقم سمجھتا ہے کہ اس بڑے رسالے کی علمی و ادبی خدمات پر ایک وقیع مقالہ PHD کی سطح کا لکھا جا سکتا ہے۔ راقم نے اپنی مقدر بھر کوشش سے اس باب میں رسالہ کا تعارف پیش کیا ہے جس سے آنے والے طلباء کافی حد تک استفادہ کر کے اس باب میں مزید اضافہ کر سکتے ہیں۔

حوالاجات

۱	کشاف تنقیدی اصطلاحات	ابو الاعجاز حفیظ صدیقی، مقتدرہ قومی زبان پاکستان ۱۹۸۵ء	ص ۸۸
۲	کراچی میں ادبی جرائد کی دستیابی	از نعیم الحق مشمولہ جسارت سنڈے میگزین ۲۰۱۸-۰۳-۱۸	
۳	اُردو میں اشاریہ سازی کی اہمیت	از غلام نبی کمار مشمولہ اُردو ریسرچ جرنل ستمبر تا دسمبر ۲۰۱۶	ص ۲۶
۴	صوبہ سرحد میں اُردو ادب	گوہر رحمان نوید، یونیورسٹی پبلی شر پشاور مارچ ۲۰۱۰ء	ص ۵۰۲
۵	فیروز اللغات (اُردو)	فیروز الدین، فیروز سنز (پرائیوٹ) لمیٹڈ لاہور ۲۰۱۰ء	ص ۶۳۸
۶	در شہوار	http://khayaban.uop.edu.pk/tarahaf.html	
۷	مرزا ادیب	مجلہ خیابان (اصناف سخن نمبر) شمارہ نمبر ۱۴، ۲۰۰۱ء	ص ۲۴۶
۸	بادشاہ منیر	صفحہ اداریہ مشمولہ خیابان شمارہ نمبر ۱۴ بہار ۲۰۰۶ء	
۹	محمد شمس الدین صدیقی، سید مرتضیٰ اختر جعفری	مجلہ خیابان غالب نمبر شمارہ ۶ فروری ۱۹۶۹ء	ص ۵
۱۰	پاکستانی میں ادبی رسائل کی تاریخ	انور سدید ڈاکٹر، اکادمی ادبیات اسلام آباد جنوری ۱۹۹۲ء	ص ۱۹۵